زندگی کے طور طریقے

گروہ مؤلفین: سید ناصر حجازی وہابیل حیدر خانی

مترجم: مولانا منہال حسین خیر آبادی

مقدمہ

دوسری عالمی جنگ کے بعد لوگوں کی معیشت میں کافی اضافہ ہوا، سالانہ ضروریات کی شرح میں اضافہ ہوااور اشیائے خورد و نوش کے تنوع نے لوگوں کے انتخاب اور پسند کو سلیقہ مند بنا دیا، اس دور میں صارفین کی معیشت اور زندگی کے طور طریقے کی عکاسی ماہرین سماجیات جیسے وبلن، وبر اور زیمل وغیرہ نے بیسویں صدی کے اوائل میں بہت ہی مہارت سے پیش کئے ہیں (ہاکاک، ۱۳۸۱)

اب یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ کیونکر ایک سماج جو ابھی تک پیداوار پر قائم تھا اچانک صارفیت کی جانب مائل ہو جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے نظام زندگی میں ایک عظیم انقلاب آجاتا ہے، ماہرین سماجیات نے اس کے چار عوامل بیان کئے ہیں؛

انفرادیت، متوسط طبقہ میں ترقی، مابعد جدیدیت کی گفتگو اور بورڈیو کے نظریات مخصوصا اس کی کتاب (تمایز) یہ حقیقت صدیوں پرانی تھی کہ لوگ اپنی شناخت کے ساتھ پیدا ہوتے تھے گوکہ وہ اپنی سرنوشت اور پہچان بنانے میں پابہ زنجیر تھے، ہر سماج اپنے ماحول اور رسم و رواج کے مطابق صارفیت کی شرح تعین کرتا تھا لیکن ترقی یافتہ سماج میں لوگ صارفیت اور شناخت بنانے کے مسئلہ میں کافی اختیارات کے حامل ہیں جو ان کی سماجی شخصیت اور شناخت کو جنم دیتی ہے (سولومون بہ نقل از رسول، ۴۳۸ : ۱۹۹۴) اسی لئے موجودہ تبدیلی نے لوگوں کے لئے متعدد مشکلات کھڑی کردی ہیں اور یہ وہ سماجی مشکلات ہیں جن میں موجودہ دور کے لوگ مبتلا ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے کہ موجودہ زندگی کے طور طریقے کی تشکیل میں متعدد عوامل دخیل ہیں اور ان تمام عوامل میں دینداری ایک ایسا عامل اور سبب ہے جو ہر ایک سے زیادہ موثر ہے، اس لئے کہ دینداری انسانی

زندگی کے طور طریقے اپنانے میں کافی مددگار اور موثر ہے، اسی لئے ہمیں اس بات کا جاننا بہت ضروری ہے کہ دینداری کس حد تک انسانی زندگی کی تشکیل میں کردار ادا کرتی ہے؟

زندگی کے طور طریقے کے سلسلہ میں سماجی ماہرین نے مختلف نظریات پیش کئے ہیں لیکن تمام نظریات کلاسک اور معاصر میں تقسیم ہوتے ہیں، مارکس وبر وہ پہلا دانشور ہے جس نے زندگی کے طور طریقے کی اصطلاح استعمال کی،اس نے زندگی کے طور طریقے کی بحث میں افکار و نظریات، ذات پات کے فرق اور رسم و رواج کا ادغام کرتے ہوئے ایک نئی بات پیش کی، اور تاریخی حقائق کے پس منظر میں معیشت کو زندگی کے طور طریقے میں موثر نہیں گردانا ہے۔

اس کی نظر میں لوگوں کے اعمال ان کی ذہنیت کے عکاس اور پیداوار ہوتے ہیں جو ثقافت سے متاثر ہوتی ہے، کسی بھی شخص کی خواہشیں اس کے اعمال کی جہت معین کرتی ہیں جس سے زندگی وجود میں آتی ہے اور اعمال مجسم ہوتے ہیں۔

اس بات کے پیش نظر ہر علاقے کے لوگوں کے اعمال و کردار کو ان کی دینی تعلیمات کے آئینہ میں ملاحظہ کرنا ہوگا اس لئے کہ دین میں لوگوں کے اعمال اور افکار کو کنٹرول کرنے کی بھرپور توانائی ہوتی ہے، اگرچہ اس کی نظر میں دین اس معاملہ میں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ بعض دیگر اجتماعی عوامل ہیں جو اس امر میں دخیل ہیں، یہاں پر بطور خلاصہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ انسان اپنے سماج کو اپنے افکار کی بنیاد پر تعمیر کرتا ہے اور دین افکار کی پرورش میں بہت ہی موثر کردار نبھاتا ہے (کرمی قہی و دیگر، ۸۸: ۱۳۹۲)

وبلن کے آثار صارفیت، معیارات اور زندگی کے طور طریقے کے سلسلہ میں ہیں اگرچہ انہوں نے زندگی کے طور طریقے کے سلسلہ میں کوئی خاص بحث نہیں کی ہے لیکن اس نے یہ بات ضرور کہی ہے کہ زندگی کے خاص طور طریقہ اپنانا اور اس کو سماج کے لوگوں کے سامنے پیش کرنا مد مقابل میں مقابلہ کے احساس کو ابھارتا ہے، (ڈیبیبز و دیگری، ۱۳۸۱۔ ۱۲۴)

چنی کا ماننا ہے کہ عصری ثقافت، سماجیات اور ثقافت کے تقابل سے وجود میں آتی ہے یعنی عصری سماج شیوہ زندگی کے مرحلہ سے زندگی کے طور طریقے کے مرحلہ میں داخل ہوچکا ہے (چنی، ۷۷: ۲۰۰۱) اس کی نظر میں زندگی کے طور طریقے انسان کی سب سے بڑی شناخت ہے، اس لئے کہ آج آپ کا پہناوا، کھان پان اور ذائقہ ویسا

ہی ہے جیسے ماضی میں لوگوں کا مختلف ذات پات سے تعلق رکھتا تھا، اس طرح چنی کی نظر میں ایک سماج کی ترقی کا معیار اس کے طور طریقے ہیں (رسولی، ۵۸ : ۱۳۸۲)

بوڑریو کی نظر میں انسان حقیقت میں ان چیزوں کے ذریعہ اپنی شناخت قائم کرتا ہے جسے وہ اپنی زندگی میں بروئے کار لاتا ہے، بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ انسان اپنے اعمال کو بھی اسی کے مطابق سنوارتا اور اسے جامۂ عمل پہناتا ہے، اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ انسان اپنی صارفیت کے ذریعہ دوسروں کے ذہنوں میں موجودہ ذہنیت کی اصلاح بھی کرتا ہے اور اس کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جیسا وہ ہے لوگ اس کے سلسلہ میں ویسا ہی تصور کریں، تقریباً یہی وہ سیاست ہے جو اشیاء کی تبلیغات میں مدنظر قرار دی جاتی ہیں (ڈسمون، ۲۰۰۳)

گیڈنز کی نظر میں زندگی کے طور طریقے کھیل کود اور فراغتی امور سے بالکل متفاوت ہیں، (گیڈنز، ۱۸ : ۱۳۸۲) اس کی نظر میں زندگی کے طور طریقے انسان کی زندگی میں شامل تمام افعال و کردار کو شامل ہے جس میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے گوکہ ان میں پوری طرح رابطہ پایا جاتا ہے، اسی لئے اس کے افعال اور شناخت میں گہرا تعلق ہوتا ہے، اس لئے کہ اس نے جن افعال اور عادتوں کو اپنایا ہے وہی افعال اور عادتیں اس کے متعلق تصورات کو جنم دیتی ہیں مخصوصاً عصر حاضر میں صارفیت کی کثرت اور بے شمار اقسام نے اس کی شناخت کی تعمیر میں ہر چیز سے زیادہ کردار ادا کیا ہے (گیڈنز، ۱۲۱ : ۱۳۸۲)

بورڈیو نے اپنی کتاب تمایز میں زندگی کے طور طریقےٍ پر بحث کی ہے، اس کتاب میں اس نے وضاحت کی ہے کہ لوگ کس طرح اپنی زندگی میں لباس و خوراک اور رہن سہن کے ذریعہ اپنی شناخت قائم کرتے ہیں اور صارفیت کے ذریعہ اپنی شناخت بنانے میں کوشاں رہتے ہیں، اور یہ ساری تگ و دو صرف اس لئے ہوتی ہے کہ ان کی شخصیت دوسروں سے ممتاز اور الگ رہے (حمیدی و دیگری ۷۲ : ۱۳۸۶) اس کی نظر میں معاشرے میں زندگی کے طور طریقے اور ذائقے ایسے اشیاء کے استعمال پر اکساتے ہیں جن سے سماجی امتیاز پیدا ہوتا ہے (ساتھرٹون، ۲۰۰۱)

بورڈیو کی نظر میں زندگی کے طور طریقے جس میں کھیل کود، تعلقات، گھربار، بات چیت اور میل جول وغیرہ شامل ہیں، حقیقت میں یہ وہ چیزیں ہیں جو اس کی پسند ہیں (ہاکاک، ۹۶ :۱۳۸۱) اس کی نظر میں زندگی کے طور طریقے ایک منظّم نظام کا نام ہے جس کا وجود انسان کے ذوق اور سلیقے سے بنتا ہے اور اس کی شخصیت کی

تعمیر کرنے والے بھی ہوتے ہیں، بلکہ پورے سماج میں اسے شناخت عطا کرتے ہیں جبکہ زندگی کا جو بھی معیار ہو اسی کے مطابق شناخت بنتی ہے اور اسی کے اعتبار سے سماج میں امتیاز حاصل ہوتا ہے۔ (بورڈیو، ۳۵: ۱۳۸۰)

تحقیق کا مقصد

- دینداری اور زندگی کے طور طریقے کے درمیان جسمانی رکھ رکھاؤ کے اعتبار سے تعلقات پر ریسرچ
- دینداری اور زندگی کے طور طریقے کے درمیان صارفیت کے اعتبار سے تعلقات پر تحقیق
- دینداری اور زندگی کے طور طریقے کے درمیان ذاتیات کے اعتبار سے روابط پر ریسرچ
- دینداری اور جوانوں کی زندگی کے درمیان تعلقات پر تحقیق
- زندگی کے طور طریقوں اور ازدواجی زندگی کے درمیان روابط کو سمجھنا
- زندگی کے طور طریقوں اور تعلیمی سرگرمیوں کے مابین تعلقات کا عمیق مطالعہ

تحقیق کا طریقہ

موجودہ تحقیق اور معلومات کے مطابق اس کا تعلق کمیات سے ہے اور مورد بحث مسئلہ کی تحلیل میدانی ہے اور اس تحقیق میں استعمال کی جانے والی ٹکنیک پیمائشی ہے۔

نتیجہ

عصر حاضر میں زندگی کے طور طریقے حقیقت میں انسان کی سماجی اور ذاتی شخصیت کو بیان کرتے ہیں، اگرچہ یہ سب کچھ اس کی معیشت، سیاست، کلچر اور اس کی دینداری سے متاثر ہوتے ہیں، اگر ایرانی کلچر کو ملاحظہ کیا جائے تو اس میں مذہب سب سے موثر اور اہم کردار نبھاتا ہے، اس کے مقابلہ میں وبر، بورڈیو کے نظریات کے مطابق دین کو جوانوں کی زندگی کے طور طریقے میں تبدیلی لانے والا سب سے اہم عنصر گردانا گیا ہے۔اس تحقیق میں دینداری کو افعال، عقائد اور انجام اسی طرح زندگی کے طور طریقوں کو جسمانی رکھ رکھاؤ، صارفیت اور ذاتی تعلقات وغیرہ کے مد نظر قرار دیا گیا ہے۔

دینداری اور زندگی کے طور طریقے کے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر موجودہ تحقیق کو دینداری اور لڑکیوں کی زندگی کے طور طریقے کے درمیان تعلقات جیسے ان کی عمر، ازدواجی زندگی، تعلیمی مشاغل اور پوری زندگی پر ان کے اعتقادات و افعال کے اثرات وغیرہ کے لحاظ سے انجام دیا گیا ہے۔

تحقیق کے فرضیے

۱۔ دینداری اور زندگی کے طور طریقوں کے درمیان جسمانی رکھ رکھاؤ کے حساب سے قوی تعلقات پائے جاتے ہیں۔

۲۔ دینداری اور زندگی کے طور طریقوں کے درمیان صارفیت کے حساب سے قوی تعلقات پائے جاتے ہیں۔

۳۔ دینداری اور زندگی کے طور طریقوں کے درمیان ذاتی تعلقات کے حساب سے قوی تعلقات پائے جاتے ہیں۔

۴۔ دینداری اور پوری زندگی کے درمیان رابطہ پایا جاتا ہے۔

۵۔ عمر اور زندگی کے طور طریقوں کے درمیان رابطہ پایا جاتا ہے۔

۶۔ زندگی کے طور طریقوں میں ازدواجی کیفیت کے اثرات متفاوت ہوتے ہیں۔

۷۔ زندگی کے طور طریقوں میں ان کی تعلیمی سرگرمیوں کے حساب سے اثرات متفاوت ہوتے ہیں۔

تحقیقی مشورے

۔ سماجیات میں دین اور دینداری کے اثرات کے لئے سبک زندگی یعنی زندگی کے طور طریقے کا ہونا۔

۔ عصر دوراں اور اسلامی سماج کے حساب سے دینی مفاہیم اور اسلامی معارف کی واضح تفسیر بیان کرنا۔

۔ دین کو امتیازات اور خوبیوں کے ساتھ بیان کرنا۔

۔ علماء کا جوانوں کے درمیان رہنا اور ان کے سوالوں کا مستدل اور بھرسے کا جواب دینا جس کے لئے ان کی زبان کا جاننا اور ان کے مطابق ان سے تعلقات قائم کرنا۔

۔ جوانوں کے لئے علماء کی جانب سے دین و دنیا اور اس کے امتیازات و مشترکات کو واضح کرنا۔

منابع وماخذ

● اباذری، ودیگری، (۱۳۸۱)، از طبقہ اجتماعی تا سبک زندگی: رویکردھای نوین در تحلیل جامعہ شناختی، نامہ علوم اجتماعی، شمارہ ۲۰۔ ص ۳۔ ۲۷

● باکاک، (۱۳۸۱)، مصرف، ترجمہ: خ، صبوری، تہران، انتشارات شیرازہ

● بنڈیکس، ر، (۱۳۸۱)، سیمای فکری ماکس وبر، ترجمہ: م، رامبد، تہران: انتشارات ہرمس

●بورڈیو، پ، (۱۳۸۰)، نظریہ کنش، دلایل عملی وانتخاب عقلانی، ترجمہ: م، مردیہا، تہران: نقش ونگار

●بیدگلی، م، (۱۳۷۹) بررسی عوامل اجتماعی، فرہنگی موثر بر از خود بیگانگی دانشجویان، پایان نامہ کارشناسی ارشد، دانشگاہ اصفہان

●ٹومین، م، (۱۳۷۸)، جامعہ شناسی قشر بندی ونابرابری ہای اجتماعی، ترجمہ: ع، نیک گہر،: نشر توتیا

●حمیدی، ن، ودیگری، (۱۳۸۶)، سبک زندگی وپوشش زنان در تہران، فصلنامہ تحقیقات فرہنگی، سال اول، شمارہ ۱، ص ۶۵۔۹۲

●ربانی، ر؛ ودیگری، (۱۳۸۷)، جوان، سبک زندگی وفرہنگ مصرفی، ماہنامہ مہندسی فرہنگی، سال سوم، شمارہ ۲۳ و ۲۴

●رسولی، م، (۱۳۸۲)، بررسی مولفہ ہای سبک زندگی در تبلیغات تجاری تلویزیون، فصلنامہ دانشگاہ علامہ طباطبائی، شمارہ ۲۳،

●فاضلی، م، (۱۳۸۲)، مصرف وسبک زندگی، قم: صبح صادق

●کرمی فہی، م؛ ودیگری، (۱۳۹۲)، سنجش بررسی رابطہ دین داری وسبک زندگی (مورد مطالعہ: زنان ۲۰ سالہ و بالاتر شہر تہران) زن در فرہنگ وہنر، دورہ ۵، شمارہ ۱

●گیبینز، ج؛ ودیگر، (۱۳۸۱) ، سیاست پست مدرنیتہ، ترجمہ: م، انصاری، تہران: انتشارات گام نو

●گیڈنز، آ(۱۳۸۲)، جامعہ شناسی، ترجمہ: م، صبوری، نشرنی، چاپ دہم

●مہدوی کنی، م، (۱۳۸۷)، دین وسبک زندگی، تہران، انتشارات دانشگاہ امام صادق، چاپ اول

●وبر، ماکس، (۱۳۸۵)، اخلاق پروتستانی وروح سرمایہ داری، ترجمہ ع، رشیدیان ودیگری، تہران: شرکت انتشارات علمی وفرہنگی، ہیوود؛ وہمکاران، (۱۳۸۰)، اوقات فراغت، ترجمہ: م، احسانی، تہران امید دانش

●Bourdieu,p,(1984) distinction, London: routledge and keganpaul

●Chaney,d, (1996) lifestyle, London, routledge

●Chaney,d,(2001) from ways of life to lifestyle: rethinking culture as Ideology and sensibility in l,l, ull (ed) culture in the commminication age, cited in taylorlisa p. p: 75.88

●Desmond , j, (2003) consuming behavior new york palgrve

●Reamer, b. (1995) youth and modern lifestyles in j, fronas and g, bloion (ens) youtyh culture in late modernity London sage

●Southerton date (2001) consuming kitchens: taste context and identity formation journal of consumer culture b, 1(2), p.p: 179.203

●Wynne, Derek (2000) leisure lifestyle and new middle class London and newyork,routledge